Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۹ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۲۹ شوال ۱۳۸۶ ھ ۹ فروری ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے

بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو اور استقلال دکھائے

"میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔ جس مرض کو طبیب لاعلاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہیں ہے۔ ہمارے تجربہ میں یہ بات آچکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج بیان کیا مگر اللہ تعالےٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ یہ غلطی ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے اس کے ہاتھ میں سب شفا ہے۔

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا۔ اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ ڈاکٹروں نے نہایت گھبرا دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہوگئی۔ یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا۔ آثارِ زندگی۔ اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔

بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہیں۔ ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیئے اور دنیا میں جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور میں سچی توبہ کرنی چاہیئے۔ توبہ سے یہ مطلب نہیں کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہیئے کہ میں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا اور اس پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے تو خدا تعالےٰ الغفور الرحیم ہے وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ ستار ہے بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ تمہیں ضرورت نہیں کہ مخلوق کے سامنے اپنے گناہوں کا اظہار کرو۔ ہاں خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔" (البدر ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۸ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ کی تکلیف میں پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن کھانسی ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

• جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔ ضعف بھی زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

• علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس مورخہ ۱۰ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اجلاس میں تشریف فرما ہوں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج "پیشگوئی درباره غلبۂ اسلام"

۲۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب ایم اے "پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام"

۳۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل "پیشگوئی درباره ڈاکٹر ڈوئی"

احباب سے درخواست ہے کہ بکثرت شمولیت کر کے استفادہ فرمائیں۔ (خاکسار ابو العطاء)

• سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۹ فروری بروز اتوار تمام کارکنان جلسہ (ناظمین، منتظمین و معاونین) کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے کام کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔ تمام کارکنان اپنے بیج محفوظ رکھیں۔ اور بیج لگا کر اجلاس میں تشریف لائیں۔ اجلاس کے مقام و وقت کا اعلان بعد میں ہوگا۔ تمام ناظمین و منتظمین اپنے اپنے کاموں کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ۔ اپنی پیش آمدہ مشکلات و تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے فوری طور پر مجھے پہنچا دیں تاکہ مجموعی رپورٹ تیار ہو سکے۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۷ء

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

مودودی صاحب نے اپنے ماہنامہ ترجمان القرآن میں "کیا مسیحی مشنریوں کے لئے مسلم ممالک کے دروازے کھلے رہنے چاہئیں" کے زیر عنوان دو سوال اور ان کا جواب دیا ہے۔ دونوں سوال اور جواب کا اصل حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال۔ امریکہ سے میرے ایک دوست نے یہ خط لکھا ہے کہ وہاں کے عرب اور مسلمان طلباء آپ سے ان دو سوالات کے جوابات چاہتے ہیں۔ سوالات یہ ہیں:۔

۱۔ کیا اسلامی ملکوں کو دوسرے مذاہب کے مبلغوں پر پابندی لگانی چاہیئے خاص طور پر عیسائی مشنریوں پر؟ اس بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟

۲۔ اگر پابندی لگانا دینی طور پر لازم ہے تو عیسائی ممالک بھی مسلمان مبلغوں پر پابندی لگا دیں گے۔ اس صورت میں اسلام کا پیغام کیسے پہنچایا جا سکتا ہے؟

جواب۔ ان سوالات کو پیش کرتے ہوئے آپ کے دوست نے شاید یہ سوچا ہوگا کہ اگر ہم مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کا داخلہ کھلا رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں مغربی مشنریوں کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ ورنہ ان کے مشنریوں پر اپنا دروازہ بند کر کے ہمارا ان سے یہ کہنا کہ ہمارے دین کی تبلیغ کے لئے وہ اپنا دروازہ کھلا رکھیں انصاف اور معقولیت کے خلاف ہوگا مگر میرا خیال اس کے بالکل برعکس ہے۔ میرے نزدیک عیسائی مشنری سینکڑوں برس سے دنیا کے مختلف ملکوں میں جو طریقے اپنی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور جس بڑے پیمانے پر چند مغربی ملکوں سے اس کام کے لئے سرمایہ فراہم ہوتا رہا ہے۔ اور اس سرمائے سے مشن کے تختہ مشق ملکوں میں جو گل کھلتے جاتے رہے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کوئی معقول آدمی انصاف کے نام پر ہم سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتا کہ تم ان مشنریوں کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھیں۔ بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم تمام بیرونی مشنریوں کو بلا تاخیر اپنے ملکوں سے نکال باہر کریں۔ اور آئندہ کے لئے ان میں سے کسی کو اپنے ہاں نہ گھسنے دیں۔ اس کے جواب میں اگر اسلام کے مشن اور مشنریوں کا داخلہ مغربی ملکوں کی طرف سے بطور انتقام بند بھی کر دیا جائے تو ہمیں اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن ان کی طرف سے یہ انتقامی کارروائی بجائے خود قطعی نامعقول اور خلاف انصاف ہوگی۔ کیونکہ مسلمانوں نے کبھی دنیا کے کسی ملک میں "تبلیغ دین" کے نام سے وہ ہتھکنڈے استعمال نہیں کئے اور نہ آج کہیں وہ کر رہے ہیں۔ جو عیسائی مشنریوں کے طرۂ امتیاز ہیں۔ اور کسی مغربی ملک کو ہمارے کسی مشن یا کسی مشنری سے کبھی ان ترکیبات کا برائے نام بھی کبھی کوئی موقعہ نہیں ملا جن سے ہمارے سینے فگار ہیں۔"

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۷ء $\frac{۳۷۵}{۶۳}$ و $\frac{۳۷۶}{۶۴}$)

آپ قرآن کریم کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے شروع ہی سے انبیاء علیہم السلام کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ کفر کا ہر محاذ پر کھلم کھلا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کبھی سیاست کو دخل انداز ہونے نہیں دیا۔ اس حقیقت کا قرآن کریم نے نہایت بلند آواز سے اعلان کیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی ہدایت کو گمراہی سے صاف صاف الگ بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دین میں اکراہ نہیں اگر صرف لا اکراہ فی الدین ہی کہا جاتا تو شاید بات کسی قدر الجھی ہوئی رہتی مگر قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ جب وہ کوئی بات کہتا ہے تو ساتھ ہی اس کی دلیل بھی بیان کر دیتا ہے کیسی درخشاں دلیل ہے کہ ہدایت جب گمراہی سے صاف صاف الگ کر کے پیش کر دی گئی ہے۔ تو دین میں کسی قسم کی پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لہذا اگر ہمارے دل میں قرآن کریم پر کما حقہ ایمان ہو تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کفر پر اسلامی ممالک کو کوئی سیاسی قسم کی پابندی لگانی چاہیئے یا نہیں۔ اسلام تو کھلے

کھلے میدان میں کفر کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ تو کفر کو کھلا کھلا چیلنج دیتا ہے کہ

فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم ان كنتم صادقين

یعنی میدان میں اپنا لاؤ لشکر لے آؤ اور اسلام کا مقابلہ کرو۔ حیلہ جوئی مکر و فریب طاقت کا ناجائز استعمال اسلام کا شیوہ نہیں ہے البتہ کفر یہ سب ہتھیار استعمال کرتا ہے

(باقی ص پر)

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

از مکرم ناصر احمد صاحب پروازی

لب پہ آیا ہے صبح کے ہنگام
ابن ابن مسیح وقت کا نام

ناصر دیں تری خلافت سے
ہے مقدر اشاعت اسلام

تیری خواہش اشاعت قرآں
تیرا مقصد ہے خدمت اسلام

جو تری بات ہے سو ہے وہ بات
جو ترا کام ہے سو ہے وہ کام

تو نے ہر دل میں بھر دی ہے گویا
آگ بہر اشاعت اسلام

اے کہ نصرت ترا مقدر ہے
اے کہ ناصر ترا مقدس نام

تو ہی مصداق اس کا ہے الحق
ہے کہ بشریٰ لکم کا جو الہام

کون ہے جو نہیں ہے منت کش
ہے مسلم تو وقت کا ہے امام

تو غلام غلام احمد ہے
میں ہوں تیرا غلام ابن غلام

داور حشر سے یہ کہہ دوں گا
میں ہوں تیرے حبیب کا ہم نام

جو ترے ساتھ گزرا دن وہ دن
جو ترے پاس گزری شام وہ شام

اک نظر اس طرف کہ میں بھی ہوں
ایک امیدوار رحمت عام

میرے الفاظ دے نہیں سکتے
میری خواہش کو صورت ارقام

یہ دعا ہے خدائے جل و علیٰ
تجھ کو رکھے ہمارے سر پہ مدام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - برموقع جلسہ سالانہ

(۴)

عشقِ رسول کا تیسرا خاصہ

(۳) عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا تیسرا خاصہ آپؑ میں یہ ظاہر ہوا کہ آپؑ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اس کی دوسروں کو تاکید کرنے میں بھی کمال کر دیا۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲ حاشیہ در حاشیہ)

ایک مجلس میں فرمایا:۔

"درود شریف کے طفیل ...... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں .... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اسکو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم جلد ۷ صفحہ ۸)

ایک خط بنام میر عباس علی صاحب میں فرماتے ہیں:۔

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔"

(مکتوب مورخہ ۱۳ رجون ۱۸۸۳ء مندرجہ مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۲۴)

ایک خط بنام چودھری رستم علی صاحب میں بھی فرماتے ہیں:۔

"آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت محمود کرے۔ بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں۔ اگر تین سو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے اور بعد نماز صبح اگر ممکن ہو تو تین سو مرتبہ استغفار کا ورد رکھیں۔"

(مکتوبات مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۸۴ء مندرجہ مکتوبات جلد ۵ صفحہ ۳)

ایک مکتوب مورخہ ۲ راگست ۱۸۹۵ء میں فرماتے ہیں:۔

"بعد از نماز مغرب وعشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت اور اخلاص سے پڑھیں۔"

(ایضاً صفحہ ۱۰)

ایک جگہ عربی عبارت میں درود شریف کی تاکید فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اے لوگو اس رسول پر درود اور سلام بھیجو جس کے قدم پر تمام لوگوں کو جمع کیا گیا اور وہ اپنے خداوند رحیم و کریم کی طرف کھینچے چلے آئے جس نے ہلاک ہونے والی مخلوق کو مہلک اور پُر مشقت جنگلوں سے نکال کر امن و امان کے سبزہ زاروں اور باغوں میں پہنچایا اور دہشت زدہ دلوں کو دلیری اور بہادری بخشی اور تھک کر چور ہو چکی ہوئی اور درماندہ ہمتوں کو قوی کیا اور مفقود ہو چکے ہوئے انوار کو پھر موجود کیا اور حقائق و معارف کے نہایت درخشاں اور خوبصورت موتی اور یاقوت اور مرجان لایا۔ اور اصول قائم کئے اور عقول کو آداب سے زینت بخشی۔ اور لوگوں کو کفر اور گمراہی اور سرکشی کی زنجیروں سے نکالا اور مومنوں اور اسلام لانے والوں کو جو آپ کی خیر و برکت کے طالب تھے اور یقین اور جمعیت اور اطمینان کا پیالہ پلایا اور انہیں شر اور فساد اور خسارہ کی راہوں سے بچایا اور خیر اور سعادت اور نکوکاری کی تمام راہوں پر چلایا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳)

ایک اور عربی کتاب میں بھی اس کے متعلق فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے۔ کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس اُمّی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی سیراب کیا ہے جیسا کہ اس نے اوّلین کو سیراب کیا تھا اور اپنے رنگ میں رنگین اور پاک لوگوں میں داخل کیا تھا۔"

(ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح صفحہ ۳)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے "جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضورؑ نے مجھے درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔"

اسی طرح اور دوستوں کو بھی حضور درود شریف اور استغفار کی تاکید فرماتے۔ ایک دوست نے کوئی وظیفہ پوچھا تو فرمایا

"ہمارے ہاں تو کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے ہاں استغفار بہت کیا کریں اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کرکے آپؐ پر کثرت سے درود بھیجا کریں بس یہی وظیفہ ہے۔"

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ نے بھی آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ کوئی وظیفہ بتائیں تو آپؑ نے فرمایا "آپ درود شریف پڑھا کریں۔"

آپؑ ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"درود شریف اس طور پر نہ پڑھا کریں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطۂ محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فرد بشر گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔

اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوتِ واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل پر کچھ رُک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو ...... پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے۔ اور بلاشبہ اسکے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو۔ اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جائے۔"

(مکتوبات جلد ۱ صـ۱۳)

ایک اور خط میں فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ مَیں نے زبانی بھی عرض کیا تھا درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہیئے کہ خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنا دے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اُس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیئے۔ جیسے کوئی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے۔ اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہو گا یا درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود ہونا چاہیئے کہ برکاتِ کاملہ الٰہیہ حضرت رسولِ مقبول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقادِ ہمّت ہونا چاہیئے اور دن رات دوام توجہ چاہیئے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔"

(مکتوبات جلد ۱ صـ۱۳)

اسی طرح ایک اور خط ہے:۔

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں ۔۔۔۔ اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراضِ نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔"

(مکتوبات جلد ۱ صـ۲۴-۲۵)

آپؑ کا ایک شعر ہے:۔

ہر کسے اندر نماز خود دعائے مے کند
من دعا ہائے بر و بارِ تو اے باغِ بہار

(آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۲۶)

یعنی ہر شخص اپنے کسی خاص مقصد کے لئے نماز میں دعا کرتا ہے مگر میری دعائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے لئے ہوتی ہیں۔

ایک خط میں فرماتے ہیں:۔

"بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں اگر گیارہ سَو دفعہ روز ورد مقرر کریں یا ۷۰۰ دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔ اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر باطن اور استقامتِ دین کے لئے مؤثر ہے اور بعد نماز صبح کم سے کم سَو مرتبہ استغفار دلی تضرع سے پڑھنا چاہیئے۔"

(مکتوبات جلد ۵ صـ۳ صـ۷۶)

ایک مجلس میں فرمایا:۔

"جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے۔" (اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۳۵ صـ۳)

اور بھی اس قسم کے حضورؑ کے بہت سے ارشادات ہیں لیکن بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کیا ہے۔

عشق رسولؐ کا چوتھا تقاضہ

(۴) اب مَیں عشقِ رسول کا چوتھا تقاضا بیان کرتا ہوں اور وہ ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کی خدمت۔ یہ تقاضا بھی آپؑ نے کمال خوبصورتی اور شان کے ساتھ پورا کیا۔ آپؑ نے اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف کر دیا اور انتہائی مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کیں۔ آپؑ کو اس کے لئے جو دلی جوش دیا گیا اسے آپؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

"مَیں اس مولا کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اسنے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھکو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ مَیں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں سو مَیں جانتا ہوں کہ اگرچہ مَیں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں۔ وہ مولا کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اسی کے فضل سے مجھے یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اسکے دین کے لئے خدمت بجا لاؤں اور درحقیقت خوشی اور مبارک زندگی وہی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے اور اس قدر وسعتِ معاش حاصل ہو کہ تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں وہ سب عیشیں اسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صـ۳۵، ۳۶)

اس سے آگے چل کر اپنی دلی حالت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبیؐ کریمؐ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلّت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دُکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسولِ کریمؐ کی کی گئی دُکھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۵۱-۵۲)

(باقی)

لیڈر ـــــ بقیہ صـ۲

مگر اس کے باوجود اسلام حق سے ایک انچ بھی نہیں ہٹتا۔ اور کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا و رسلی پر ایمان رکھتا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ آج اسلامی ممالک یا عیسائی ممالک ہی معرکۂ حق و باطل کا میدان نہیں ہیں بلکہ دنیا کے چپّہ چپّہ پر یہ جنگ جاری ہے۔ اصل چیز تو خود مسلمانوں کا اپنا ایمان ہے۔ اگر ایمان پختہ ہے تو اس کو کوئی مکر و فریب۔ کوئی طاقت اور دنیوی ساز و سامان کہیں بھی شکست نہیں دے سکتا لیکن اگر (نعوذ باللہ) مسلمانوں کا ایمان ہی کمزور ہو چکا ہے تو عیسائی مشنریوں پر ایک پابندی لگا ہزار پابندی لگا دیجیئے کچھ نہیں ہو گا۔ کفر و شرک کے لئے ان میں گھسنے کی ہزاروں راہیں ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اس طرف توجہ دلائی کہ بے شک انگریزی راج کی وجہ سے عیسائی مشنری ہمارے ملک میں گھس آئے ہیں مگر ایک سچے مسلمان کو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خوش ہونا چاہیئے کہ

شکار خود ہمارے گھر میں آ گیا ہے

مودودی صاحب کی رائے محض احساس کمتری کا نتیجہ ہے۔ جب یہ لوگ اپنے گھر میں کفر کا شکار نہیں کر سکتے تو کفر کے گڑھوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا بھی انہیں حوصلہ نہیں ہو سکتا۔

بجائے اس کے کہ مودودی صاحب اپنے ایمان بالقرآن کا مظاہرہ کرتے آپ کی یہ بات کتنی طفلانہ ہے کہ کفر کو اپنے ممالک میں اسلام کو گھسنے پر پابندی اس لئے نہیں لگانی چاہیئے کہ اسلام کفر ایسے غلط طریق اختیار نہیں کرتا حالانکہ کفر جو دوسرے مذاہب پر مکر و فریب اور دنیوی طاقت سے حملہ کرتا ہے آخر اس سے کیوں فائدہ نہیں اٹھائے گا؟ تو جب آپ اپنے ممالک میں اس پر پابندی لگائیں گے تو وہ اسلام پر کیوں پابندی نہیں لگائے گا۔ کیوں مودودی صاحب کی بات پر قہقہہ نہ مارے گا؟ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

ہماری دانست میں مودودی صاحب کو صاف صاف لفظوں میں یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ ہم تو غیر مسلم ممالک میں تبلیغ کرتے ہی نہیں اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ "قادیانی" "یہ" "بیوقوفی" کرتے ہیں غیر مسلم ممالک اگر ان پر پابندی لگا دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اگرچہ صاف لفظوں میں نہیں دراصل آگے چل کر مودودی صاحب نے جواب یہی دیا ہے جس کی وضاحت ہم آئندہ کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس ۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء کو بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا تھا۔ بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک تیاری نماز کا وقفہ تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹھیک ڈیڑھ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

حسب پروگرام ۲۶ جنوری کا دوسرا اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے ادا فرمائے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ۀ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھکر سنایا جو نہایت پردرد نصائح پر مشتمل تھا آپ نے جو منتخب اشعار سنائے وہ اس شعر سے شروع ہوئے تھے ؎

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "تعلق باللہ اور اسکے حصول کے ذرائع" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں واضح فرمایا کہ انسان کے جسم کا ذرّہ ذرّہ اور اس کی روح کی ہر قوت و استعداد خدا تعالیٰ کی منشاء سے ایک خاص اور اعلیٰ مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس اعلیٰ مقصد کے لئے انسان کو کامل طاقتوں اور غیر معمولی استعدادوں سے نوازا ہے یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ کو اختیار کر سکے اور اس کی صفات کی خاص جلوہ گری اس کے ذریعہ سے ہو اور عبودیت کا پیوند اپنے کمال کو پہنچے اس لحاظ سے تعلق باللہ اس روحانی کیفیت کا نام ہے جو بندہ کی عبودیت کو رب العالمین کی ربوبیت سے ایسا پیوست کر دیتی ہے۔ جس طرح آگ میں پڑ کر لوہا گرمی کی کیفیت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کا اعلیٰ کمال ہے اس کے حصول کے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ اس تمہید کے بعد جسے آپ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے تعلق باللہ کے حسب ذیل بیس ذرائع بیان فرمائے:۔

۱۔ سچے خدا کی پیروی اور اس پر ایمان
۲۔ قرآن مجید کی رہنمائی کو قبول کر کے زندگی کو اس کے مطابق گزارنا۔
۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع۔
۴۔ انانیت اور کبر و ریاء سے کلی اجتناب
۵۔ تفکر فی خلق السموٰت والارض۔
۶۔ تواضع اور فروتنی
۷۔ صحبت صادقین۔
۸۔ سچی توبہ اور حقیقی استغفار
۹۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے ذکر الٰہی میں مصروف رہنا
۱۰۔ ہر قسم کے بغض اور کینہ سے دل کو پاک رکھنا۔
۱۱۔ شفقت علیٰ خلق اللہ
۱۲۔ نصرت و اشاعت دین
۱۳۔ عفو و درگزر
۱۴۔ توکل علی اللہ
۱۵۔ آلام و آفات پر صبر
۱۶۔ شکر الٰہی
۱۷۔ اطاعت نظام
۱۸۔ قلبی محبت اور عشق الٰہی۔
۱۹۔ نیکی کا مقصد و مدعا صرف اللہ تعالیٰ ہو
۲۰۔ دعاؤں کا التزام اور درود شریف کا ورد۔

محترم مولانا صاحب موصوف نے ان میں سے ہر ذریعہ کو قرآن مجید کی آیات احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بڑی تفصیل سے بیان کر کے واضح کیا کہ یہ سب ذرائع ایسے ہیں کہ جنہیں اختیار کر کے ایک مسلمان تعلق باللہ میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکتا ہے اور عند اللہ اس امر کا مستحق ٹھہر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نتیجہ میں اسے روحانی ترقیات عطا فرمائے اور وہ ہر آن اس کی حفظ و امان میں اپنی زندگی بسر کرے اور اللہ کے فضل سے اس کی جنتوں کا وارث ٹھہرے۔

بعد ازاں محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" آپ کی یہ مبسوط اور پر معارف تقریر آجکل الفضل میں قسط وار ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی تقریر کے بعد ۲۶ جنوری کا اجلاس دوم ۴ بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔

بلا تبصرہ

مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی اپنے اخبار صدق جدید لکھنؤ میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:۔

مولانا محمد اسحاق ندوی استاد دار العلوم ندوہ کا شمار وقت کے ان عالموں میں ہے۔ جو رسوخ فی الدین سے موصوف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی بیان کی ہوئی دو روایتوں میں سے پہلے پہلی سنئے:۔

تقریباً دو سال ہوئے میں نے مسجد حرام میں ایک واعظ کو کہتے ہوئے سنا اہل یورپ کا دعویٰ ہے کہ وہ عنقریب چاند تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن خدا کی قسم وہ کبھی چاند تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے کہ چاند تو چوتھے آسمان میں ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ پہلے اور دوسرے آسمان کے درمیان ۵۰۰ سال کی مسافت ہے تو وہ چاند تک کیسے پہنچ سکتے ہیں (تعمیر حیات۔ لکھنؤ ۱۰ جنوری ۱۹۶۷ء)

واعظ دین کی ذمہ داری یوں بھی بڑھ جاتی ہے۔ دین کے نام سے اسے زبان بہت سوچ سمجھ کر اور اپنے بول کو تول کر کھولنا چاہیئے۔ چہ جائیکہ جب وہ بیان حرم کعبہ میں ہو رہا ہو۔ اور سب بڑھ کر یہ کہ خدا ئے پاک کی قسم کھا کر ہو رہا ہو! —— اوّل تو یونانی فلسفہ اور بطلیموسی نظام فلکیات کی قائم کی ہوئی آسمانوں کی تقسیم و ترتیب ہی کا اب کون ثبوت باقی رہا ہے؟ اور چاند کا مقام چوتھے آسمان پر کس نے مقرر کیا ہے؟ اور ایک آسمان سے دوسرے کی مسافت ۵۰۰ سال ہونے کی روایت کی بابت کیا تحقیق ہو گئی ہے کہ احادیث احکام کی طرح یہ بھی رسول اللہؐ ہی کا کلام ہے؟ اور بالفرض ہو بھی، تو یہ کہاں سے نکل آیا کہ ۵۰۰ سال کی مسافت طے ہونا ایک امر محال ہے؟ فاصلے تو ایک کرہ سے دوسرے کرہ تک، ایک سیارے سے دوسرے سیارے تک تو ہیئت جدید کے ماہرین لاکھوں اور کروڑوں میل کے بتاتے ہیں۔ پھر کیا یہ بُعد مسافت اب تک مسافرت کی راہ میں حائل ہوا ہے؟ —— کتنی ہلکی بات مؤکد بہ قسم کہہ کر ان واعظ صاحب نے خواہ مخواہ جدید نسل کے دلوں اور دماغوں کو مذہب کی طرف سے بدگمانی میں مبتلا کر دیا!

دوسری بات اس سے بڑھ کر:۔

"اسی طرح میں نے ایک ہندوستانی عالم کو مدینہ منورہ میں اپنے حلقہ قریبی میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ٹیکا لگوانا بہت بڑا کام ہے۔ اسلئے کہ یہ توکل کے منافی ہے۔ اور انگریزوں نے مسلمانوں سے عداوت کی بناء پر یہ طریقہ ایجاد کیا تاکہ ان کے سفر حج میں دشواری پیدا کر سکیں اور ان کو توکل علی اللہ سے غافل کر سکیں۔" ایضاً

اور یہ ارشاد نہ ہوا کہ ٹیکے کے علاوہ علاج کی اور کون کون سی قسمیں بُری اور توکل علی اللہ کے منافی ہیں! کیا دوا کا سفوف یا معجون یا گولی یا ٹکیوں کی صورت میں کھانا؟ کیا دوا کا بھگو کر یا جوش دے کر پینا؟ کیا شربت اور عرق کا استعمال کرنا؟ کیا فصد لینا؟ کیا جونکیں لگوانا؟ کیا اپریشن کرانا؟ کیا یہ چیزیں تو جائز اور حدود توکل کے اندر ہیں۔ اور صرف انجکشن یا اِن آکولیشن ہی بُرا اور منافی توکل ہے؟ یا پھر یہ ہے کہ نفس علاج ہی بُرا اور منافی توکل ہے؟

اور اگر علاج ہی ہر صورت میں ناجائز ہے تو پھر اس دنیا میں اسباب سے تمسک و توسّل اور تدبیر سے کسی شعبہ زندگی میں بھی کام لینا کسی طرح جائز ٹھہرے گا؟ کیا مصیبت ہے کہ جہاں ایک طرف ہر چیز لذیذ بیچے عزیز ہے۔ عزیز ہے محدود ہے اندھا دھند لے لینے بلکہ اچک لینے کے قابل ہے وہاں دوسری طرف ہر جدید چیز مردود ہے اچھوت ہے، بچنے اور وحشت کھانے کے قابل ہے اور دینداری مرادف ہے قدامت پرستی کے!

(صدق جدید

۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

جماعت احمدیہ کراچی

(مرسلہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید)

۱۔	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب	ناظم آباد	۰۰	۲۰۰
۲۔	" محمد غیاث الدین صاحب قریشی	صدر	۰۰	۱۱
۳۔	" مولوی عبدالمجید صاحب	پرنس روڈ	۰۰	۴۱۰
۴۔	" جی ایم داؤ پٹیل	منوڑا	۰۰	۶۰
۵۔	" سعید احمد صاحب جاوید	صدر	۰۰	۲۰
۶۔	" نذیر احمد صاحب ڈار معہ اہل و عیال	سوسائٹی	۰۰	۵۲۰
۷۔	" منصور احمد صاحب شرما معہ اہلیہ صاحبہ		۲۵	۲۰
۸۔	" کیپٹن سید افتخار حسین صاحب معہ اہل و عیال	ناظم آباد	۰۰	۱۶۰
۹۔	" چوہدری رشید احمد صاحب	مارٹن	۰۰	۹۰
۱۰۔	" ملک عبدالرحیم صاحب	ناظم آباد	۵۰	۱۰
۱۱۔	" صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	سوسائٹی	۰۰	۲۸۰
۱۲۔	" محمد عباس صاحب قریشی	صدر	۵۰	۱۰
۱۳۔	بچگان طاہر احمد صاحب ہاشمی	عزیز آباد	۰۰	۱۵
۱۴۔	" منظور احمد صاحب بھٹی	پی مارکیٹ	۵۰	۱۰
۱۵۔	" ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب	ریو سینما	۰۰	۲۵
۱۶۔	" محمد اسلام صاحب	جیکب لائنز	۰۰	۲۰
۱۷۔	" مولوی ظفر محمد صاحب ظفر	مالیر	۰۰	۳۰
۱۸۔	" شیخ نور الٰہی صاحب	سوسائٹی	۰۰	۱۲
۱۹۔	" محمود احمد صاحب	"	۰۰	۱۲
۲۰۔	" مکرم خواجہ عبداللطیف صاحب	سعید منزل	۰۰	۱۰۰
۲۱۔	" چنبر احمد بخش صاحب	ناظم آباد	۰۰	۳۰
۲۲۔	" آغا محمد عبداللہ صاحب	مالیر	۰۰	۳۰
۲۳۔	محترمہ حامدہ مبارکہ صاحبہ	ناظم آباد	۵۰	۴۰
۲۴۔	مکرم حضرت گل صاحب	"	۰۰	۱۰
۲۵۔	" علی محمد جلال الدین صاحب	لانڈھی	۰۰	۲۴
۲۶۔	" میجر منظور احمد صاحب معہ اہل و عیال	صدر	۰۰	۵۲۰
۲۷۔	" چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	لیاقت آباد	۰۰	۱۵
۲۸۔	" محمد ظفر اللہ صاحب بٹ	"	۰۰	۲۷
۲۹۔	محترمہ لیڈی ڈاکٹر محمد نذیر صاحبہ	سوسائٹی	۰۰	۲۵۰
۳۰۔	" امتہ الرشید صاحبہ	صدر	۰۰	۱۱
۳۱۔	مکرم لطیف خاور صاحب	"	۰۰	۱۱
۳۲۔	" محمد یٰسین صاحب سنی	ڈرگ روڈ	۰۰	۶۵
۳۳۔	" ناصر احمد صاحب ظفر	ناظم آباد	۰۰	۳۰۰
۳۴۔	" سید ارتضیٰ علی صاحب	مارٹن	۰۰	۱۳۵
۳۵۔	" لطیف محمد صاحب مشرما	دامسوری	۰۰	۱۳
۳۶۔	" محترمہ سیدہ خاتون صاحبہ	عزیز آباد	۰۰	۳۰
۳۷۔	" نجیب الدین صاحب قریشی معہ بچگان		۰۰	۵۰
۳۸۔	" شیخ محمد شفیع صاحب	صدر	۰۰	۱۰۰
۳۹۔	" عبدالعزیز صاحب	منوڑہ	۰۰	۴۰
۴۰۔	" محمد صدیق صاحب	محمود آباد	۰۰	۳۰
۴۱۔	" مرزا سرور محمد صاحب	ریو سینما لائن	۰۰	۱۱۰
۴۲۔	" قاضی حبیب الدین احمد صاحب	سوسائٹی	—	۳۰۳
۴۳۔	" عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی		۰۰	—

(باقی)

شکریہ احباب و درخواست دعا

ہمارے بزرگ محترم مولوی عبدالحق صاحب نور مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور کی شہادت پر بہت سے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں بہت احباب نے خود تشریف لاکر ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ جن بزرگوں نے اس موقعہ پر خطوط لکھے ہیں یا خود تشریف لاکر ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان سب کے ہم نہایت شکرگذار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے خاکسار تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کے لواحقین اور تمام جماعت احمدیہ کرونڈی کو اپنی خاص حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔ ——— مولوی صاحب مرحوم کا وجود جماعت کرونڈی کے لئے نہایت اہم وجود تھا۔ آپ کے ذریعہ سے جماعت کرونڈی قائم ہوئی اور عرصہ ہیں سال تک آپ جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ شہادت کے وقت آپ انصار اللہ کے زعیم تھے جماعت کی ترقی کے لئے رات دن کوشاں رہتے۔ آپ کی راہنمائی میں جماعت نے بہت ترقی کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو اپنی خاص حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

(شریف احمد ڈیہڑ تعوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور)

درخواست دعا

میرے چھوٹے لڑکے عزیز کاظم عبدالحی پال ایف سی سرگودھا نے بی۔اے کے دو مضمونوں کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب جماعت عزیز مذکور کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ماسٹر مولا داد ریٹائرڈ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

وزن کی زیادتی خطرناک ہوتی ہے
ڈاڈالین کی گولیاں کھاکر وزن کم کریں

اس خاکہ کے مطابق اپنے وزن کا جائزہ لیں

مردوں کے لئے

لمبائی فٹ انچوں میں	۲۵ تا ۳۴ سال وزن پونڈوں میں	عمر ۳۵ تا ۴۵ وزن پونڈوں میں	عمر ۴۶ سال سے زیادہ وزن پونڈوں میں
۵′ ۱½″	۱۲۷	۱۳۴	۱۳۶
۵′ ۲½″	۱۲۹	۱۳۶	۱۳۸
۵′ ۳″	۱۳۲	۱۳۸	۱۴۰
۵′ ۳½″	۱۳۶	۱۴۰	۱۴۳
۵′ ۴½″	۱۳۸	۱۴۳	۱۴۷
۵′ ۵½″	۱۴۰	۱۴۵	۱۴۹
۵′ ۶″	۱۴۳	۱۴۹	۱۵۱
۵′ ۷″	۱۴۷	۱۵۱	۱۵۶
۵′ ۷¾″	۱۴۹	۱۵۶	۱۵۸
۵′ ۸½″	۱۵۱	۱۶۰	۱۶۵
۵′ ۹½″	۱۵۶	۱۶۵	۱۶۷
۵′ ۱۰″	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۱

عورتوں کے لئے

لمبائی فٹ انچوں میں	عمر ۲۵ تا ۳۵ وزن پونڈوں میں	عمر ۳۶ تا ۴۵ سالی وزن پونڈوں میں	عمر ۴۶ سے زیادہ وزن پونڈوں میں
۵′ ۱½″	۱۱۴	۱۲۱	۱۲۷
۵′ ۲½″	۱۱۶	۱۲۳	۱۲۹
۵′ ۳″	۱۱۸	۱۲۵	۱۲۹
۵′ ۳½″	۱۱۸	۱۲۷	۱۳۲
۵′ ۴½″	۱۲۱	۱۲۹	۱۳۴
۵′ ۵½″	۱۲۳	۱۲۹	۱۳۶
۵′ ۶″	۱۲۵	۱۳۲	۱۳۸
۵′ ۷″	۱۲۷	۱۳۴	۱۴۰
۵′ ۷¾″	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳
۵′ ۸½″	۱۳۲	۱۴۰	۱۴۷
۵′ ۹½″	۱۳۴	۱۴۳	۱۴۹
۵′ ۱۰″	۱۳۸	۱۴۵	۱۵۱

ڈاڈالین

تیار کردہ: ایجنسی برائے پاکستان
ایم ڈبلیو اشوینگ جرمنی شفا میڈیکو لاہور
فون ۶۳۶۹۳

اکسیر چارہ

یہ جانوروں کا مہلک چارہ بفضلہ تعالیٰ مشہور اور خاص مقبول ہے۔ بیس سال سے اس کی شہرت تقسیم ہو رہی ہے کہ غیر مفید ہونے پر قیمت واپس۔ اسی طرح اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، خناق اور اکسیر کتارہ وغیرہ جانوروں کا مجرب دوائیں ہیں۔ قیمت ہر دوائی یکساں فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر سو فیصد کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (ڈبہ) دو روپیہ اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر رحمت اللہ ہومیو اینڈ کمپنی مستقل ڈاکخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں ۔ (مینجر)

افرودور

افرودور جرمنی کی ایک بہت مشہور اور بہت پرانی دواساز فیکٹری ایم سی ایم کلاسٹر من کولون کی قابل فخر دوائی ہے۔

افرودور ایسے مریضوں کے لئے جو کسی نہ کسی وجہ سے مردمی طاقت کی کمزوری کا شکار ہیں ایک مستند دوائی ہے

افرودور علاوہ مردمی کمزوری کے اعصاب کی کمزوری چڑچڑا پن ، ذہنی انتشار ، جلد تھک جانا ، اور مردانہ بانجھ پن کے لئے بھی نہایت مجرب دوائی ہے غرض افرودور جو کہ جرمنی کے مشہور عالم دواساز کارخانہ کی تیار کردہ دوائی ہے اور عرب ممالک میں مدتوں سے بے حد مقبول ہے اب گزشتہ ایک سال سے لاہور اور پشاور کے علاقوں میں بھی بہت مقبولیت اختیار کر چکی ہے آپ ایک بار استعمال کرنے کے بعد اسکی بے شمار خصوصیات اور فوائد کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گے ۵۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ۵/ روپے۔ آپ پورے اعتماد سے افرودور استعمال کر سکتے ہیں۔

آپ کے شہر کے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

شفا میڈیکوز لاہور ٹیلیفون ۳۲۱۱ / ۶۳۶۹۳

احباب سے گذارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے، احباب کرام سے تعاون، ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے۔

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن

۶۱/۳ نواں کوٹ ملتان روڈ - لاہور

اعلان نکاح

(۱) میرے چھوٹے بھائی عزیزم ارشاد احمد ابن محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن کا نکاح میری پھوپھی زاد بہن عزیزہ نعیمہ ناہید بنت چوہدری صدرالدین صاحب سے بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۸ جنوری ۶۷ء کو مولانا ابوالعطاء صاحب نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ لڑکا حضرت حاجی محمد الدین صاحب درویش مرحوم کا پوتا اور لڑکی ان کی نواسی ہے۔ بزرگان سلسلہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں

(اشرف احمد عدنی)

گمشدہ بستر کی تلاش

خاکسار ۲۹ جنوری کو تین بجے سہ پہر بذریعہ بس ربوہ سے لاہور روانہ ہوا تھا۔ لاہور پہنچ کر بس سے اترتے وقت میرا بستر کسی اور دوست کے بستر کے ساتھ تبدیل ہو گیا ہے جن دوست کا بستر تبدیل ہوا ہے وہ براہ کرم درج ذیل پتہ پر میرا بستر مجھے پہنچا کر مجھ سے اپنا بستر حاصل کر لیں

مظفر احمد یسین مینجر شاہنواز لمیٹڈ ۸۳ - دی مال - لاہور

قرآن مجید

اردو ترجمہ کے ساتھ ، انگریزی ترجمہ کے ساتھ ، گجراتی ترجمہ کے ساتھ سندھی ترجمہ کے ساتھ اور فارسی ترجمہ کے ساتھ

سنہری بلا ترجمہ

سینکڑوں سائز اور سینکڑوں ڈیزائن

ہدیہ دو روپیہ سے لے کر پانچ سو روپیہ تک

مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کتاب خیر و برکت مفت طلب فرمائیے ، تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار ، کیل ، پڑتل ، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور ۔ راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۶

ھو الشافی

پاکستان میں ایجاد ہونیوالی ادویات کی کامیابیاں!

بفضلہ تعالیٰ ہم کئی ایک پرانی اور "لاعلاج" امراض کے لئے اونچی طاقت کی چار خوراکی اکسیریں تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ چار خوراکی اکسیروں کو آزما کر کامیاب قرار دینے والے چند معززین کے اسماء درج ذیل ہیں:-

● جناب سید کمال یوسف صاحب مبلغ اسلام کوپن ہیگن ● جناب ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحاب احمد قادیان ● جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم (آف ربوہ) پاک آرمی ● جناب سردار محمد اسلم صاحب کرشن نگر لاہور ● جناب ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ چنیوٹ ● جناب خواجہ محمد حنیف صاحب دکاندار گولبازار ربوہ اور ● جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ بورے والا

بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل اکسیریں اپنی متعلقہ امراض کا مکمل علاج ہیں:-

۱۔ اکسیر بواسیر	PILES CURE	۸۔ اکسیر چشم	EYES CURE
۲۔ اکسیر درد (جوڑوں اور اعصاب کی دردوں اور گنٹھیا کے لئے)	PAINS CURE	۹۔ اکسیر جریان گوش	OTORRHOEA CURE
۳۔ اکسیر سردرد	HEADACHE CURE	۱۰۔ اکسیر ناسور	FISTULA CURE
۴۔ اکسیر زکام (زکام کے اخراج)	COLD CURE	۱۱۔ اکسیر تبخیر	FLATULENCE CURE
۵۔ اکسیر نزلہ (حلق کے اخراج)	CATARRH CURE	۱۲۔ اکسیر درد شکم	COLIC CURE
۶۔ اکسیر دمہ (خشک و تر)	ASTHMA CURE	۱۳۔ اکسیر سیلان الرحم	LEUCORRHOEA CURE
۷۔ اکسیر نکسیر	EPISTAXIS CURE	۱۴۔ اکسیر بانجھ پن	STERILITY CURE

ہر دوا کے مکمل کورس (چار خوراکی) کی قیمت دس روپے

خرچ ڈاک بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ

● کیور ہٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

---

(۲) عزیزہ امۃ الرشید بنت عبدالمجید صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم سعید احمد صاحب ولد فضل کریم صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مسجد احمدیہ ساہیوال میں بعد نماز فجر مورخہ ۲۶/۲ کو خاکسار نے پڑھا۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار غلام احمد فرخ - مربی حیدرآباد)

ہمدرد نسواں (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ گولیاں پانچ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی نور کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے دو اہم ذرائع!

نبوّت اور خلافت کی برکات اور ان کی مخصوص نوعیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبوت اور خلافت کی عظیم الشان برکات اور ان کی مخصوص نوعیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تین چیزیں ہیں جن سے نور مکمل ہوتا ہے اُن میں سے ایک تو شعلہ ہے جو اصل آگ ہے۔ اور جس کے بغیر کوئی نور ہو ہی نہیں سکتا روحانی دنیا میں وہ شعلہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور چمنی جس سے وہ نور روشن ہوتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے انبیاء ہیں۔ یوں تو دنیا کے ہر ذرہ سے خدا تعالےٰ کا نور ظاہر ہے مگر وہ نور لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ ہاں جب خدا تعالےٰ کا نبی آتا ہے اور اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے تب ہر شخص کو وہ نور نظر آنے لگ جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بتی جلائی جائے تو ہوا کا ذرا سا جھونکا بھی اُسے بجھا دیتا ہے مگر جونہی اس پر شیشہ رکھ دیا جاتا ہے سب اندھیرا دور ہو جاتا ہے تاریکی مٹ جاتی ہے۔ اور وہی نور آنکھوں کے کام آنے لگ جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اصل چیز شیشہ ہے اصل چیز تو وہ نور ہے جو بتی میں سے نکل رہا ہوتا ہے مگر چونکہ وہ نور دھوئیں کی شکل میں ضائع ہو رہا ہوتا ہے اس لئے لوگ اس سے اس وقت تک فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک اس پر شیشہ نہیں چڑھایا جاتا۔ ہاں جب شیشہ چڑھ جاتا ہے تو وہی نور جو پہلے ضائع ہو رہا ہوتا ہے ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے پھر چمنی سے مل کر پہلے نور سے بیس گنے سو گنے دو سو گنے ہزار گنے بلکہ دو ہزار گنے زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ یہ شیشے اور گلوب دراصل انبیاء کے وجود ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے اس نور کو جو قدرت میں ہر جگہ پایا جاتا ہے لیتے ہیں اور اپنے گلوب اور چمنی کے نیچے رکھ کر اس کا ہر حصہ انسانوں کے استعمال کے قابل بنا دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری دنیا اس نور کو دیکھنے لگ جاتی ہے اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اس سے فائدہ حاصل کرنے لگ جاتی ہے۔

اس مضمون کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بعض اور مقامات پر بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرماتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے نور کو آگ کی شکل میں دیکھا اور فرمایا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ اس فقرہ سے صاف ظاہر ہے کہ دوسرے لوگ اس آگ کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ پس اٰنَسْتُ نَارًا۔ میں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کے وجود میں ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالےٰ کا ظہور اس دنیا میں بطور نار کے ہوتا ہے۔ یعنی کوئی تیز نظر والا ہی اسے دیکھ سکتا ہے لیکن جب وہ نبی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے تو پھر وہ نور ہو جاتا ہے۔ یعنی لیمپ کی طرح اس کی روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے۔

پھر نبوت میں یہ نور آکر مکمل تو ہو جاتا ہے لیکن اس کا زمانہ پھر بھی محدود ہوتا ہے کیونکہ نبی بھی موت سے محفوظ نہیں ہوتے پس اس روشنی کو دُور تک پہنچانے کے لئے اور زیادہ دیر تک قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اور تدبیر کی جاتی سو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے ایک ری فلیکٹر بنایا جس کا نام خلافت ہے جس طرح طاقچہ تینوں طرف سے روشنی کو روک کر صرف اس جہت میں ڈالتا ہے جدھر اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح خلفاء نبی کی قوت قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر تو زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے ہیں۔ اور تفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔ غرض خلافت کے ذریعہ سے نورِ الٰہی کو جو نبوت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ نور)

درخواستِ دُعا

میرا لڑکا عزیز ممنون سرور لعمر دو ماہ بعارضہ بخار و کھانسی بہت بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سردار محمد خوشنویس

ربوہ

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ملک بھر کے سپورٹس خصوصاً باسکٹ بال کے شائقین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی شاندار روایات کے ساتھ ۱۹، ۲۰، ۲۱ ر فروری ۱۹۶۷ء کو منعقد ہو رہا ہے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی پاکستان کی نامور ٹیمیں اس میں شرکت کر رہی ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ چار حصوں میں کھیلا جائے گا۔ کلب سیکشن۔ کالج سیکشن۔ سکول سیکشن۔ اور بیرونی سیکشن۔

تمام کھلاڑیوں خصوصاً ربوہ کی تمام کلبوں سے التماس ہے کہ اس کو کامیاب بنانے کے لئے پورے اخلاص اور تندہی سے پریکٹس شروع کر دیں۔ کلبوں کے لئے ارکین جو ربوہ سے باہر ہوں فوری طور پر سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے رابطہ قائم کریں نیز وقت مقررہ سے پہلے ربوہ پہنچ جائیں۔ ٹورنامنٹ کے دوران حسب سابق ریفریز کورس بھی ہوگا۔

ایم اے انور (ایم اے)

سیکرٹری باسکٹ بال ٹورنامنٹ کمیٹی

عزیزم چوہدری محمد ادریس نصر اللہ خاں کی تقریب شادی

لاہور ۲ رفروری ۶۷ء آج ایک بجے بعد دوپہر ماڈل ٹاؤن لاہور کی کوٹھی ۱۲۲ سی پر محترمہ بیگم آمنہ عبد اللہ خان صاحبہ کی طرف سے اپنے صاحبزادے عزیزم چوہدری محمد ادریس نصر اللہ خاں صاحب کی شادی کے سلسلہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ سینکڑوں غیر از جماعت معززین نے شرکت کی۔ اس سے قبل ۳۱ ر فروری ۶۷ء کو بعد از دوپہر مکرم و محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور (سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی) کے سب سے چھوٹے فرزند عزیزم چوہدری محمد ادریس نصر اللہ خان کی برات مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (جج عالمی عدالت ہیگ) مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (سی ایس پی ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن پاکستان) مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید و صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم و محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر و امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور) کی قیادت میں چار بجے بعد دوپہر مکرم و محترم چوہدری عبد الحمید صاحب جنرل منیجر (ریٹائرڈ) واپڈا کی کوٹھی واقع ۱۵-اے ماڈل ٹاؤن پر پہنچی سینکڑوں معززین شہر نے جن میں اعلیٰ سول و فوجی حکام بھی شامل تھے آگے بڑھ کر برات کو مرحبا کہا۔ میزبان کی طرف سے برات اور دیگر تمام مہمانوں کی تواضع پرتکلف چائے سے کی گئی جس کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے مولا کریم سے اجتماعی دعا کی گئی۔ ربوہ سے ان دونوں تقریبوں میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیشتر افراد نے شرکت کی۔ حضرت سیدہ محترمہ آپا مریم صدیقہ مدظلہا اور حضرت سیدہ محترمہ مہر آپا مدظلہا نے بھی دونوں تقاریب میں شمولیت فرما کر ان کی برکت و رونق میں اضافہ فرمایا۔

واضح رہے عزیزم چوہدری محمد ادریس نصر اللہ خان کا نکاح مکرم و محترم چوہدری عبد الحمید صاحب کی دختر فرخندہ اختر عزیزہ نعیمہ سلمہا کے ساتھ ۱۵ ر جنوری ۶۷ء کو ربوہ میں مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خود پڑھا تھا۔ احباب جماعت سے دردمندانہ التجا ہے کہ وہ دعا کریں کہ رب غفور و ودود اس رشتہ اور تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے اور ہر رنگ میں فضل و رحمت سے نوازے۔ آمین

(ثاقب زیروی)

مدیر ہفت روزہ "لاہور" لاہور